بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

فی پرچہ ۱ر

یوم جمعہ ۱۴ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

جلد ۴۴/۹ | ۲ تبوک ۱۳۳۴ھش ۲ ستمبر ۱۹۵۵ء | نمبر ۲۰۷

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ کی صحت

ربوہ یکم ستمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کے متعلق لاہور سے ۳۰ر اگست کی ارسال کردہ رپورٹ مظہر ہے کہ

"آج رات کا کچھ حصہ بے خوابی اور بے چینی میں گزرا۔ اور دل پر بوجھ محسوس ہوتا تھا۔ مگر بلڈ پریشر خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو رات کے ابتدائی حصہ میں گھبراہٹ رہی۔ اور آپ آج بھی کمزوری محسوس کرتے رہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

اسرائیلی فوج نے غازہ کے مصری علاقے پر شدید حملہ کر دیا

حملہ آور فوج نے پندرہ میل تک مصری علاقے میں گھس کر متعدد مصری چوکیوں کو تباہ کر دیا

قاہرہ یکم ستمبر۔ آج صبح اسرائیلی فوجوں نے غازہ کے علاقہ میں مصری سرحد پر شدید حملہ کیا۔ اسرائیلی فوج ۱۵ میل تک مصری سرحد کے اندر گھس گئی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ گزشتہ چھ سال میں اسرائیل نے اتنا شدید حملہ نہیں کیا تھا۔ آج صبح حکومت مصر کے ایک ترجمان نے اس حملہ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اسرائیلی فوج نے کئی مصری چوکیوں کو تباہ کر دیا۔ قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا اور متعدد مصری سپاہیوں کو ہلاک کر دیا۔

اسرائیلی ذرائع سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مصر نے یہودیوں کے خلاف جو فوجی کارروائی شروع کر رکھی تھی۔ اس کے جواب میں یہ حملہ کیا گیا ہے۔ اس موقعہ پر فریقین میں جو جھڑپیں ہوتی رہیں۔ ان میں متعدد اسرائیلی اور مصری ہلاک اور زخمی ہوئے۔ بعد ازاں اسرائیلی فوج اپنے علاقہ میں واپس آگئی۔

واضح رہے کہ اقوام متحدہ کے نگران اعلیٰ کی درخواست پر مصر اور اسرائیل دونوں نے کل غازہ کے علاقہ میں جنگ بند کر دینے پر آمادگی ظاہر کی تھی۔ اور آج رات کے نو بجے فریقین نے جنگ بند کرنی تھی۔ اب اسرائیل کے اس شدید حملہ کی وجہ سے صورت حالات یکسر بدل گئی ہے۔

برہمن بڑیہ (بنگال) میں جماعت احمدیہ کی — امدادی سرگرمیاں —

تین سو افراد کو انجکشن لگائے گئے

برہمن بڑیہ یکم ستمبر۔ مقامی جماعت احمدیہ کی ریلیف کمیٹی کے سیکرٹری محمد ادریس صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے لوگوں کی جماعت سے چندہ جمع کر کے ریلیف کا کام شروع کیا ہے۔ اور اس کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی۔ ابھی تک اس سلسلہ میں تین سو افراد کو انجکشن دیئے گئے۔ صوبائی امیر صاحب نے بھی اس امدادی کام کا معائنہ کیا۔ اور خود مٹی کا تیل اور ماچس سیلاب زدہ لوگوں میں تقسیم کیں۔

ڈیرہ غازی خان کے سیلاب زدگان کیلئے

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ڈیڑھ صد روپیہ بھجوایا

ربوہ یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ڈیرہ غازی خاں کے سیلاب زدگان کی مدد کے لئے ڈیڑھ صد روپیہ منظور کیا ہے۔ یہ رقم مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کو بھجوا دی گئی ہے۔

واضح رہے کہ اس سے قبل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ گورنر صاحب پنجاب کی تحریک پر مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کے لئے مبلغ دو صد روپیہ ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ کو بھجوا چکی ہے۔

۷۸ ہزار من چاول مفت تقسیم کئے گئے

ڈھاکہ یکم ستمبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے ایک اعلان میں امدادی کام کی تفصیل بیان کی ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے ۷۸ ہزار من چاول کی مفت تقسیم کرنے کی منظوری دی۔ ۸۲ ہزار ۶ سو من چاول ۱۰ روپے من کے حساب سے رعایتی قیمت پر متاثرہ علاقہ کے لئے مہیا کیا گیا۔

— واشنگٹن یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے اصولی طور پر یہ تجویز تسلیم کر لی ہے کہ جاپان کو اپنے دفاع کی ابتدائی نگرانی خود سنبھال لینی چاہیئے۔

بی۔ ایس الیکٹریکل انجنیئرنگ کے آخری امتحان میں

ایک احمدی نوجوان یونیورسٹی بھر میں دوم رہا

یہ خبر خوشی سے سنی جائے گی۔ کہ اس سال بی۔ ایس۔ سی الیکٹریکل انجنیئرنگ کے آخری سال کے امتحان میں ایک احمدی نوجوان یونیورسٹی بھر میں دوم رہا۔ یہ نوجوان محمد عباس صاحب ہیں۔ جو مکرم میاں عطاء اللہ صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی کے فرزند ہیں۔ انہوں نے ۸۹۲ نمبر حاصل کئے۔ الحمدللہ — اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے۔

یمن کے بادشاہ نے

وزارت عظمیٰ کا عہدہ خود سنبھال لیا

یمن یکم ستمبر۔ یمن کے بادشاہ نے نئی کابینہ کی تشکیل کی ہے۔ اور وزارت عظمیٰ کا عہدہ خود سنبھال لیا ہے۔ بادشاہ نے چھ ہزار افراد پر مشتمل ایک مشاورتی کونسل بھی مقرر کی ہے۔ جو بعض معاملات میں حکومت کا ہاتھ بٹائے گی

الجزائر میں گزشتہ ہفتے کی جھڑپوں میں چودہ سو اشخاص ہلاک ہوئے

الجزائر یکم ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گزشتہ ہفتے الجزائر میں فرانسیسی فوج اور حریت پسندوں میں جو جھڑپیں ہوتی رہیں۔ ان میں چودہ سو اشخاص ہلاک ہوئے۔ ہلاک شدگان میں ساڑھے بارہ سو الجزائری باشندے تھے۔ علاوہ ازیں گزشتہ ہفتے کے بعد اس وقت تک ایک ہزار سے زیادہ اشخاص کو گرفتار کیا گیا۔

الجزائر میں فرانسیسی گورنر جنرل کل پیرس روانہ ہو گئے۔ جہاں وہ الجزائر کی نازک صورت حالات کے متعلق فرانس کے وزیر اعظم سے ضروری مشورہ کریں گے۔

واضح رہے کہ فرانس گزشتہ چند دنوں میں اپنی فوج کی چھ بٹالین الجزائر بھیج چکا ہے۔

قبرص کا مسئلہ

عرب لیگ یونان کی حمایت کریگی

قاہرہ یکم ستمبر۔ عرب لیگ کے ایک ترجمان نے یہاں اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ اگر قبرص کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہوا۔ تو عرب لیگ یونان کی حمایت کرے گی۔ ترجمان نے کہا کہ عرب لیگ قبرص کے متعلق یونان کو حق پر سمجھتی ہے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۵۵ء

توحید

اسلام نے توحید کا اعلان جس انداز سے کیا ہے۔ اور جس طرح اس اعلان نے دنیا کے عقائد پر اثر کیا ہے وہ روزنامہ ملاپ دہلی مورخہ ۲۳ اگست ۱۹۵۵ء میں مندرجہ ذیل سوال وجواب سے واضح ہوتا ہے :-

"پرکاش چند لکھنو:- یہ سنیچر دیوتا کون ہے؟ اور سنیچر کے دن کچھ لوگ پیسے کیوں مانگتے ہیں؟

ج۔ سنیچر دیوتا کے متعلق تو میں کچھ جانتا نہیں۔ صرف اتنا جانتا ہوں۔ کہ سنیچر ہمارے نظام شمسی کا ایک گرہ ہے۔ ہماری زمین سے ۷۹ کروڑ ۴۱ لاکھ میل دور۔ سورج سے ۸۸ کروڑ ۱۷ لاکھ میل۔ ہماری زمین سے بہت بڑی زمین ہے یہ ہماری زمین ایک سرے سے دوسرے سرے تک ۷۹۲۷ میل چوڑی ہے۔ یعنی خطِ استوا پر ایک کنواں زمین میں کھودا جائے۔ اور تب تک کھودا جائے۔ جب تک کھودنے والے زمین کی دوسری طرف خطِ استوا پر نہ پہنچ جائیں۔ تو انہیں ۷۹۲۷ میل لمبا راستہ طے کرنا پڑے گا۔ لیکن اگر یہی بات سنیچر کی زمین پر کی جائے۔ تو کنواں کھودنے والوں کو ۷۴۲۰۰ میل کا سفر طے کرنا ہوگا۔ ہماری زمین سے اتنا بڑا ہونے کے باوجود سنیچر بہت تیزی سے گھومتا ہے۔ ہماری زمین پر دن اور رات ۲۳ گھنٹے ۵۶ منٹ اور سوا چار سیکنڈ کے ہوتے ہیں۔ سنیچر پر ایک دن اور رات دس گھنٹے اور چودہ منٹ کا ہوتا ہے۔ سورج کے گرد بھی جتنی تیزی سے ہماری زمین گھومتی ہے۔ سنیچر اس سے بہت زیادہ تیزی کے ساتھ گھومتا ہے۔ سورج کے گرد گھومتی ہوئی زمین کی رفتار ہے ساڑھے اٹھارہ میل فی سیکنڈ۔ لیکن سنیچر کی رفتار ہے ۶ میل فی سیکنڈ۔ اس کے باوجود چونکہ سنیچر کو زمین کی نسبت سورج کے گرد گھومتے ہوئے زیادہ فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے زمین ایک چکر کو ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے اور کچھ منٹوں میں پورا کرتی ہے۔ سنیچر ایک چکر کو پورا کرنے میں ہمارے حساب کے مطابق ۲۹ سال اور ساڑھے پانچ مہینے لگا دیتا ہے۔ ہمارا ایک سال جہاں ۳۶۵ دنوں اور چند گھنٹوں کا ہوتا ہے۔ وہاں سنیچر کا ایک سال قریباً ۲۹½ برسوں کا ہوتا ہے۔ اسی طرح ہماری زمین کے گرد جہاں صرف ایک چاند گھومتا ہے۔ وہاں سنیچر کے گرد ۹ چاند گھومتے ہیں۔ ان نو چاندوں کے علاوہ لاکھوں اور کروڑوں کی تعداد میں بہت چھوٹے چھوٹے چمکتے ہوئے ٹکڑے بھی اس کے گرد گھومتے رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے سنیچر کے گرد روشنی کا ایک چکر سا بنا رہتا ہے۔ دوربین سے دیکھنے پر سنیچر ایسے معلوم ہوتا ہے۔ جیسے کسی انگریز کے روبہٹ جوڑ دیئے گئے ہوں۔ یہ سب باتیں میں نے پڑھی ہیں۔ انہیں میں جانتا ہوں۔ لیکن سنیچر کا دیوتا پن کیا ہے۔ یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ یہ سوال ان سے پوچھئے۔ جو سنیچر کو دیوتا مانتے ہیں۔ میں تو اسے نظام شمسی کا صرف ایک گرہ مانتا ہوں۔" (روزنامہ ملاپ مورخہ ۲۳ اگست ۵۵ء)

اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ تمام مذاہب شروع میں توحید باری تعالےٰ پر ہی زور دیتے رہے ہیں۔ مگر امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ عوام نے طرح طرح کے شرک ایجاد کر لئے۔ اور اپنے اپنے مذہب کے مصفا چشمہ کو خود ہی گدلا کر لیا۔

نہ صرف یہودی اور عیسائی مذاہب کا یہ حال ہے۔ بلکہ ایران۔ چین اور ہندوستان کے مذاہب کے متعلق بھی یہی حقیقت ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ قدیم رشی۔ رام چندر جی۔ کرشن جی اور مہاتما بدھ بھی توحید باری تعالےٰ ہی کی تعلیم لائے تھے۔ اور اس کا پرچار کرتے تھے۔ مگر بعد میں ان کے پیرؤوں نے ان کی تعلیم سے انحراف کر کے بت پوجنے شروع کر دیئے۔ اور ان بزرگوں کی باتوں میں جو استعارے تھے۔ ان کو حقیقت پر محمول کر کے انہیں ستارہ پرستی سورج پوجا وغیرہ کی طرف لے گئے۔ اور مظاہر قدرت کو دیوتا دیوی بنا کر پوجنے لگے۔

یہی حال عیسائیت اور یہودیت کا ہوا۔ یہودیوں نے بھی بعض پیغمبروں کو ارباب من دون اللہ میں شامل کر لیا۔ عیسائیوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ صرف ابن اللہ بلکہ خود خدا بنا لیا۔ اور تثلیث کا مسئلہ ایجاد کر لیا۔

اسلام نے جب سے صاف الفاظ میں

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کا عظیم الشان اعلان کیا۔ اس دن سے یہ تمام بت ٹوٹنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ تمام مذاہب کے لوگ اپنے اپنے دین کا جائزہ لینے لگے ہیں۔ اور اسے خس وخاشاک سے پاک کرنے لگے ہیں۔ اور زبانِ قال سے اگرچہ ابھی نہ سہی مگر زبانِ حال سے ضرور

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

پکارنے لگے ہیں۔ اسلام کی یہ کتنی بڑی فتح ہے؟

عالمگیر سچائیاں

امریکہ کے ممتاز ناول نویس اور ادیب کا نوبل پرائز جیتنے والے مسٹر ولیم ماکنز نے منیلا میں کہا ہے۔ کہ عصر حاضر کی عظیم کشمکش کا تعلق عوام کی آزاد رہنے کی عین فطری خواہش سے ہے۔

ولیم ماکنز نے یہ بات ایک پریس کانفرنس میں اشتراکیت اور جمہوریت کے تنازعے کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہی۔ ماکنز جاپان میں لیکچر دینے کے بعد امریکہ واپس جا رہے ہیں۔

اس عظیم ناول نویس نے کہا۔ "مجھے یوں دکھائی دیتا ہے۔ گویا آج کی دنیا میں دو ایسے نظریاتِ حیات ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں ہیں۔ جس سے دونوں خوف زدہ اور لرزہ براندام ہوں۔ بلکہ لوگوں کی آزاد رہنے کی عین فطری خواہش کے خلاف ایک نظریہ حیات صف آرا ہے۔

ماکنز نے کہا۔ کہ "میں آزاد رہنا پسند کروں گا۔ اور میں یقین نہیں کرتا کہ انسان متشدد طرز حکومت میں آزاد رہ سکتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ انسان کو نہ صرف چھوٹی موٹی غلطیاں کرنے بلکہ بڑی سے بڑی غلطی کرنے اور اپنا رستہ خود تلاش کرنے کی آزادی حاصل ہونی چاہیئے۔ اسے بنیادی طور پر اس کی آزادی ہونی چاہیئے۔ کہ وہ عالمگیر سچائی کی حدود کے اندر جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اسے برملا کہے۔ اور جس چیز کی احتیاج ہے۔ اسے حاصل کرے۔

عالمگیر سچائی کی تشریح کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ کمزور کی حفاظت کی جائے گی۔ بچوں اور عورتوں کا دفاع کیا جائے گا۔ لوگ ایک دوسرے سے جھوٹ نہیں بولیں گے۔ کسی آدمی کو ایسا کام کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ جو اس کے ضمیر کے مطابق غلط ہو۔ اور یہ کہ اسے حکومت کے اندر کامل آزادی ہونی چاہیئے۔ جو اسے حکومت پر احتساب کرنے کا حق عطا کرتی ہے۔ اور یہ کہ جب وہ اس حکومت کو پسند نہیں کرتا، تو وہ یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مجھے یہ حکومت پسند نہیں ہے۔ اور میں اسے بدلنے کی کوشش کروں گا۔ (ی یس۔ ا۔ س)

مسٹر ولیم ماکنز نے جو کچھ فرمایا ہے۔ بطور ایک نظریہ کے صحیح ہے۔ سوال یہ ہے کہ جو عالمگیر سچائی کی حدود انہوں نے بتائی ہیں۔ اس کی بنیاد ان کے پاس کیا ہے۔ محض انہیں عالمگیر سچائیاں کہنے سے تو بات نہیں بنتی۔ ہو سکتا ہے کہ مادہ پرست کہہ دیں۔ کہ یہ عالمگیر سچائیاں نہیں ہیں۔ جیسا کہ در اصل تمام یورپ اور اب تمام دنیا خاص کر خالص مادہ پرست اشتراکی واقعی ایسا کہہ رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک عالمگیر سچائیوں کو کوئی عالمگیر طاقت اور حی وقیوم قوت پیش نہ کرے۔ جس کا انسان پورا پورا عرفان رکھتا ہو۔ اس وقت تک عالمگیر سچائیوں کا کوئی کوڈ قابل عمل نہیں ہو سکتا۔ دوسرے لفظوں میں عالمگیر سچائیاں بھی اسی وقت کارآمد ہو سکتی ہیں۔ جب انسان کا ایمان ہو۔ کہ ان کا ایک عالمگیر منبع ہے۔ جو ان سے انحراف کی سزا دے سکتا ہے۔ المختصر جب تک مشرق ومغرب اللہ تعالےٰ اور معاد پر ایمان نہ لائے گا۔ اس وقت تک ایسی فلاسفی جو اس ورلی دنیا تک محدود ہے، کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتی۔ نہ عالمگیر سچائیوں کا صحیح تعین ہو سکتا ہے۔ اور آزادی مادر پدر آزادی بن کر رہ جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی بخیریت واپسی کیلئے دعا اور صدقہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحتیابی اور بخیریت واپسی کے لئے دعاؤں کے علاوہ 26 8/55 بروز جمعہ صدقہ کی تحریک کی گئی۔ جس میں احباب نے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ محبت اور اخلاص کا بڑھ چڑھ کر ثبوت دیا۔ چنانچہ نماز جمعہ کے بعد ۲ بکرے بطور صدقہ ذبح کروا کر غرباء اور مستحقین میں گوشت تقسیم کر دیا گیا۔ کچھ نقدی بھی غرباء میں تقسیم کی گئی۔ اللہ تعالےٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کامل صحت کے ساتھ بمعہ قافلہ کے بخیریت واپس پہنچائے۔

(عبد الحق ناصر سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ منٹگمری)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے حالات

مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی تحریر کردہ ڈائری

۲۶ جون۔ آج صبح ۱۰ بجے حضور ہیمبرگ یونی ورسٹی کے مشہور اعصابی بیماریوں کے ماہر ڈاکٹر پیٹے Dr. Pette کو دکھانے تشریف لے گئے۔ حضور کے ساتھ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب۔ ڈاکٹر دھاون اور خاکسار گئے۔ ڈاکٹر دھاون ہندوستانی ڈاکٹر ہیں۔ اور ۲۶ سال سے جرمنی میں کام کر رہے ہیں۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کے ساتھ ان کے اچھے تعلقات ہیں۔ یہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے باشندے ہیں۔ ڈاکٹر پیٹے نے حضور کا اچھی طرح معائنہ کیا۔ اور کہا کہ حضور کی طبیعت اب (اللہ تعالیٰ کے فضل سے) بہت بہتر ہے ساڑھے گیارہ بجے کے قریب ہم ڈاکٹر کے ہاں سے واپس ہوٹل پہونچے۔ ساڑھے بارہ بجے دوپہر کے کھانے کے لئے ہوٹل کے ریسٹورنٹ میں گئے۔ جہاں ایک علیحدہ کمرے میں پردہ میں ہمارے لئے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

تین بجے کے قریب پریس فوٹو گرافر آیا۔ جس نے خاکسار کے کمرے میں حضور کی مختلف فوٹو ز لیں۔ جو بعد میں ہیمبرگ کے اخبارات میں شائع ہوئیں۔ اس کے بعد اس کمرے میں جرمنی کے شہر کیل Kiel کے ایک پروفیسر orientalist نے حضور سے علیحدگی میں ملاقات کی۔ یہ لطیف صاحب کے واقف اور زیر تبلیغ تھے اور کیل سے حضور کو ملنے آئے تھے۔ دوران ملاقات میں انہوں نے حضور سے خواہش ظاہر کی۔ کہ وہ مسلمان ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ حضور نے ان کی بیعت لی۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال ان کی بیعت مخفی رکھی جائے۔ مگر عجیب واقعہ یہ ہوا کہ جب بیعت کے بعد حضور ساتھ والے کمرے میں نمازیں پڑھانے تشریف لے گئے۔ جہاں دوسرے نو مسلم بھائی بیٹھے تھے۔ تو یہ پروفیسر صاحب بھی نمازوں میں شامل ہوئے اس طرح ان کا مسلمان ہونا سب پر ظاہر ہو گیا۔ ان کا نام حضور نے زبیر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان میں استقامت بخشے۔ آمین۔

نمازوں سے فارغ ہو کر حضور دوستوں میں بیٹھے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ ہیمبرگ میں مسجد بنانے کے موضوع پر بھی باتیں ہوتی رہیں۔ ہنوور Hanover کے ایک مخلص نو مسلم احمدی دوست مسٹر امین بھی حضور سے ملنے آئے ہوئے ہیں۔ یہ بہت اچھے پریس فوٹو گرافر بھی ہیں۔ انہوں نے بھی حضور کی بہت سی تصویریں لیں۔ ایک پاکستانی دوست جو کچھ عرصہ سے جرمنی میں بسلسلہ تجارت آئے ہوئے ہیں۔ اور جن کا نام محمود علی ہے۔ تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ بھی لطیف صاحب سے اچھا تعلق رکھتے ہیں۔ سوا پانچ بجے حضور اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔ اور خاکسار کو فرما گئے کہ سب دوستوں کو چائے پلائی جائے۔ چنانچہ خاکسار سب کو ریسٹورنٹ کے کمرے میں لے گیا۔ جہاں چائے پی گئی۔ اور پھر دوست گھروں کو چلے گئے۔ چھ بجے کے قریب حضور اور مستورات وغیرہ سب سیر کے لئے موٹروں میں گئے۔ پہلے ہیمبرگ کی بندرگاہ گئے۔ یہاں دریا کے نیچے ایک سرنگ ہے۔ جس میں سے موٹریں گذرتی ہیں۔ ہماری موٹریں بھی اسی میں سے گذریں۔ اس جگہ جہاز رانی سکھانے کا سکول ہے۔ یہاں آجکل پاکستانی طلباء بھی یہ ہنر سیکھ رہے ہیں۔ سیر کے بعد ہم لطیف صاحب کے گھر مشن ہاؤس گئے۔ جہاں شام کے کھانے کی دعوت تھی۔ کھانے سے فارغ ہو کر واپس ہوٹل آ گئے۔

۲۷ جون۔ صبح ۹ بجے ہیمبرگ یونی ورسٹی کے بڑے سرجن کو دکھانے جانا تھا۔ مگر ان کا فون آ گیا۔ کہ ساڑھے بارہ بجے آئیں۔ کیونکہ ان کو ضروری کام پیش آ گیا ہے۔ لہذا حضور کچھ دیر کے لئے بازار تشریف لے گئے۔ ساڑھے دس بجے بازار سے واپس تشریف لائے۔ اور پھر راٹ ہاؤس Raat house تشریف لے گئے۔ یہ ہیمبرگ کی حکومت کا اسمبلی ہاؤس ہے۔ اور یہاں حکومت کے دفاتر بھی ہیں۔ گیارہ بجے یہاں حکومت کی طرف سے حضور کا reception تھا۔ حضور کے ہمراہ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب۔ مرزا مبارک احمد صاحب۔ میر داؤد احمد صاحب اور خاکسار گئے۔ راٹ ہاؤس کے دروازے پر حکومت کے ایک نمائندہ نے استقبال کیا۔ اور ہال کی طرف وہاں ہیمبرگ حکومت کے وزیر بحالیات نے حضور کا استقبال کیا۔ ان کے ساتھ حکومت کے سب سے بڑے ڈائریکٹر آف ریلیجن Director of Religion تھے۔ حضور کو بڑے کمرہ میں بٹھایا گیا۔ اور وزیر بحالیات نے ہیمبرگ حکومت کی طرف سے حضور کے ہیمبرگ شہر میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہا جس پر حضور نے فرمایا کہ مجھے بھی جرمنی اور ہیمبرگ آنے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ اور جرمن قوم میں زندگی کے آثار دیکھ کر حضور بہت متاثر ہوئے ہیں کہ کس طرح باوجود جنگ میں تباہ ہو جانے کے اس قوم نے کتنی جلدی ترقی کر لی ہے۔ اور یہی چیز قوموں کی زندگی کی علامت ہے۔ اس پر وزیر بحالیات نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور حضور سے درخواست کی کہ حضور پھر زیادہ وقت کے لئے ہیمبرگ تشریف لائیں۔ یہاں بھی پریس فوٹو گرافر نے حضور کی تصویریں اتاریں۔ جو بعد میں اخباروں میں شائع ہوئیں۔ پونے بارہ بجے یہاں سے واپس آئے۔ اور پھر سرجن کو دکھانے حضور تشریف لے گئے۔ ڈاکٹر دھاون بھی وہاں تشریف لے آئے تھے۔ ساڑھے بارہ بجے ڈاکٹر ینکر Dr. Junker نے حضور کے سر کا ایکسرے دیکھا۔ اور گردن میں جہاں ڈیڑھ سال ہوا چاقو سے زخم لگا تھا۔ وہاں ہڈی کے پاس چاقو کی نوک دیکھی۔ اس کے بعد کہا کہ اس کا نکالنا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ بہت کاٹ چھانٹ کرنی پڑے گی۔ جو ان کے نزدیک درست نہیں چونکہ یہ کوئی تکلیف نہیں دے رہی۔ اور آئندہ اس کا کوئی خطرہ نہیں۔ لہذا اس کو اسی طرح رہنے دیا جائے۔

سرجن کو دکھانے کے بعد ہوٹل آئے۔ اور یہاں سے مستورات کو لے کر مسٹر عبد الکریم ڈنکر کی دعوت میں شامل ہونے کے لئے گئے۔ مسٹر ڈنکر نے بندرگاہ پر دریا کے کنارے ایک ریسٹورنٹ میں حضور کی دعوت کا انتظام کیا تھا۔ پونے دو بجے کے قریب ہم وہاں پہونچے۔ . . . . . .

. . . .

. . . . اور کھانے سے فارغ ہو کر تین بجے کے قریب واپس ہوٹل آ گئے۔ یہاں نو مسلم بھائی ہمارے منتظر تھے۔ چنانچہ حضور نے ان کے ساتھ نماز ظہر و عصر باجماعت ادا فرمائیں۔ اور کافی دیر تک بیٹھے ان سے گفتگو فرماتے رہے۔

شام کے سات بجے اسی ہوٹل میں جماعت ہیمبرگ اور مبلغ جرمنی عبد اللطیف صاحب کی طرف سے حضور کی Reception کا انتظام کیا گیا تھا۔ جس میں نو مسلم دوستوں کے علاوہ بہت سے معززین اور پریس کے نمائندے مدعو تھے۔ چائے کے بعد مسٹر ڈنکر نے حضور کو ہیمبرگ تشریف لانے پر خوش آمدید کہا۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اور احباب سے حضور کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد حضور نے انگریزی میں تقریر فرمائی۔ جس کا ترجمہ چوہدری عبد اللطیف صاحب نے جرمن زبان میں کیا۔ اس کے بعد مختلف لوگ حضور سے ملتے اور باتیں کرتے رہے۔ اسی دوران میں ایک عراقی لڑکا جو یہاں طبی تعلیم حاصل کر رہا ہے حضور سے ملنے آیا۔ اور فوراً ہی . . . . بحث شروع کر دی۔ اور نہایت نامناسب الفاظ میں باتیں شروع کر دیں۔ جس پر دباؤ دے دیا

احباب سے درخواست دعا

از مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب آف مالیر کوٹلہ حال لاہور

میرے عزیز اور مخلص دوستوں نے میری بیماری کے دوران میں جس محبت اور شفقت اور جذبہ کے ماتحت دعائیں کی ہیں اس کا یہ ثبوت ہے کہ شکور دل کے ساتھ میں ان میں زندہ میرا بچنا اعجازی اور معجزانہ رنگ رکھتا ہے۔ اور میری زندگی سے بڑے سے بڑے ڈاکٹر مایوس تھے۔ گو نہایت کمزوری اور ناتوانی کی حالت میں ہوں۔ ابھی تک Wheeled chair پر ہی حرکت کر سکتا ہوں۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم پر بھروسہ کرتے ہوئے آج قریباً سات سال کے بعد بعض اپنی مشکلات کے مدنظر اور بعض ان ذمہ داریوں کی وجہ سے جو میری بیماری کی وجہ سے اور جائیداد کی عدم نگرانی کی وجہ سے مجھ پر عائد ہو گئی ہیں۔ ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے سفر سندھ اختیار کر رہا ہوں۔ میں کمزور ہوں۔ ناتواں ہوں۔ لیکن اپنے خدا، قادر و توانا کی قدرت نمائی کا بارہا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ اسلئے پر امید ہوں مایوس نہیں۔ پس اپنے پیارے بزرگوں اور مخلص بھائیوں سے پھر ایک دفعہ درخواست دعا کرتا ہوں کہ پھر ایک دفعہ رب الرحیم و کریم کا دروازہ میرے لئے کھٹکھٹائیں۔ تاکہ اسکی رحمت کے دروازے کھلیں۔ اور مجھ گنہگار کی تمام پریشانیاں جو محض میری اپنی شامت اعمال کی وجہ سے ہیں دور ہوں۔ میں اپنی عمر، بیماری اور کمزوری کی وجہ سے بالکل کام کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔ لیکن اس بوجھ کو برداشت کرنے کے لئے مجبور ہو رہا ہوں۔ جوانی میں بھی ایک خاص ماحول میں تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی وجہ سے میں کسی خاص قابلیت کا مالک نہ تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے سب کمیوں کو اپنے رحم و کرم سے پورا کیا مجھے ایک کامیاب زندگی عطا فرمائی۔ اب جب کہ نہایت کمزوری کی حالت میں ہوں۔ اس کے رحم و کرم کا زیادہ سے زیادہ امیدوار ہوں۔ وہ ضرور میری مدد فرمائے گا۔ پس اگر آپ لوگوں کی مدد از دعاؤں سے وہ مجھ پر راضی ہو گیا۔ تو پھر مجھے کسی بات کا غم نہیں۔ چونکہ سه

خدا داری چہ غم داری

پس جہاں آپ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔ دیگر افراد اہل بیت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر بیمار بزرگان سلسلہ کو دعاؤں میں یاد کریں تو مجھ ناچیز کو بھی دعا میں یاد فرماتے رہیں۔ اللہ تعالےٰ آپ سب بھائیوں کو بھی اپنی ازلی ابدی رحمتوں کا وارث بنائے۔ ہم سب کا خاتمہ بالخیر ہو۔ ہم کو احدیت پر قائم رہتے ہوئے حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کما حقہٗ ادا کرنے کی توفیق دیتا رہے۔ مولا کریم کی رضا میں ہم ہر خوشی راحت کو دیکھیں۔ ہم اس کے اور وہ ہمارا ہو کر رہ جائے۔ اللّٰھم ربنا آمین

خاکسار محمد عبد اللہ خاں آف مالیر کوٹلہ

قرآن کریم کا ترجمہ اور مطالب سمجھنے کے لئے اسباق القرآن

اے بیخبر بخدمت فرقاں کمر بہ بند
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

احباب جماعت پر یہ امر ظاہر ہے۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا اولین مقصد قرآن کریم کے علوم کی تعلیم اور اشاعت ہے۔ اور جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ وہ حضور کی بعثت کے مقصد کو سمجھتی اور قرآن کریم کے علوم سے استفادہ کرتی رہے۔ نظارت تعلیم و تربیت کے رسالہ "ہدایت نامہ تعلیم و تربیت" کے صفحہ ۲۵ پر نظارت ہذا کے فرائض کے سلسلہ میں لکھا ہے:۔

(۱) مقامی جماعتوں میں درس قرآن کریم و حدیث و کتب سلسلہ کا انتظام کرنا
(۲) قرآنی علوم کی تعلیم و اشاعت کے لئے مناسب اسباق القرآن چھپوا کر شائع کرنا

مندرجہ بالا مقصد کو پورا کرنے کے لئے مرکز کی طرف سے مختلف قسم کی جدوجہد کی جاتی رہی ہے۔ کچھ عرصہ ہوا۔ سلسلہ اسباق القرآن جاری کیا گیا تھا۔ بعض احباب فرداً فرداً بھی اس مبارک کام میں مشغول رہے۔ اور قرآن کریم کا ترجمہ سکھلانے کے لئے انہوں نے بعض لغات اور تراجم شائع کئے۔ جن سے احباب نے استفادہ کیا۔ اسی سلسلہ میں حکیم محمد عبد اللطیف صاحب شاہد نے سارے قرآن کریم کی رکوع وار لغت بنام کلید ترجمہ قرآن مجید شائع کی تھی۔ ص

حیات نور کا ایک ورق

از مکرم عبد الوہاب صاحب عمر جو دھامل بلڈنگ لاہور

"تمہاری خوراک اور تمہاری پوشاک میں حرام کی ملونی نہ ہو"

ڈاکٹر عبد الغنی صاحب کڑک آف فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۱۹۰۷ء میں میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔ اس وقت میں بہت غریب تھا۔ مجھے نئی جوتی خریدنے کی بھی توفیق نہ تھی۔ میں نے پرانی جوتی کی مرمت کروائی۔ مجھے اپنی غربت پر بہت افسوس ہوا۔ میں نے کہا تو بھی کتنا بے نوا آدمی ہے کہ ایک جوتی خریدنے کی بھی توفیق نہیں۔ میں لاہوری دروازہ کے باہر ایس بی ایس کے ہال کے سامنے سے گذر رہا تھا۔ کشفی رنگ میں مجھے ایک سفید کاغذ دکھایا گیا۔ اس پر لکھا ہوا

خالص چاندی کی لگام

یہ اشارہ تھا۔ کہ تجھ پر اچھے دن آئیں گے۔ تو غربت کا غم نہ کر اس کے بعد ہی ملازم ہو کر چلا گیا۔ —— وہاں سے چھٹی پر واپس آیا۔ میں داڑھی منڈواتا تھا۔ پینٹ اور سوٹ پہنتا تھا۔ اسی کیفیت میں حضرت خلیفہ اولؓ کی خدمت میں قادیان حاضر ہوا۔ اس وقت امام دین صاحب سیکھوانی بھی حضور کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے ان کو مخاطب ہو کر فرمایا۔ یہ آپ کے ہم وطن ہیں۔ کبھی ایسا وطنی بھی دیکھا ہے۔ جب میں وطن واپس جانے لگا۔ تو میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے کوئی نصیحت لکھدیں۔ حضور نے مجھے مندرجہ ذیل تحریر لکھکر دی۔

"تمہاری خوراک اور تمہاری پوشاک اور تمہاری ضروریات میں حرام کی ملونی نہ ہو۔ اس سے دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ لاحول اور استغفار بہت پڑھا کرو —— پھر آخر میں لکھا:۔ تمہاری نام ایک بوٹی انزلیقہ کی ایک خادم وساہی سے مل سکے گی۔ اگر ملجائے تو مجھے بھیجدیں۔

نور الدین"

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ میں نے ان الفاظ کو اپنے دل پر لکھ لیا۔ اور ساری عمر ان پر عامل رہا۔ اور خدا نے مجھے بہت رزق دیا۔

(بقیہ) اور اب دوبارہ رکوع وار حل لغات کے علاوہ قرآن کریم کا ترجمہ بصورت اسباق شائع کر رہے ہیں اور پہلے دس پاروں کے اسباق چھپوا چکے ہیں۔ اور جلسہ سالانہ تک باقی بیس پاروں کے اسباق بھی تیار کر لیں گے۔ اسباق کتابت کے لئے کاتب کے سپرد ہو چکے ہیں۔ سارے اسباق آٹھ صد صفحات پر آئیں گے۔ جن کا ہدیہ پانچ روپے رکھا گیا ہے۔ جو امیر یا پریذیڈنٹ جماعت کی معرفت آرڈر بھجوانے پر فی سٹ ایک روپیہ ماہوار کے حساب سے بھی مل سکتے ہیں۔ باقی اسباق جلسہ سالانہ پر دستی مل جائیں گے نظارت تعلیم و تربیت کے نزدیک اسباق کا مجموعہ قرآن کریم کا ترجمہ اور مطالب سیکھنے کے لئے مفید ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ حکیم صاحب موصوف سے یہ اسباق منگوا کر مستفید ہوں۔

حکیم صاحب کا پتہ:۔ حکیم عبد اللطیف صاحب شاہد ۲۶ مین بازار گوالمنڈی لاہور

درخواست ہائے دعا

(۱) راؤ محمد خاں صاحب بھٹی مع اپنے بیٹے اور چار عزیز رشتہ داران کے ایک قتل کے مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ سشن جج صاحب جھنگ نے ان سب کو سزائے موت دی ہے۔ احباب اور درویشان قادیان ان سب کی بریت کے لئے دعا فرما دیں۔ مقدمہ ہائی کورٹ میں ہے (احمد خان نسیم)

(۲) خاکسار ایک عرصہ سے فالج کی وجہ سے بیمار ہے۔ گو اب طبیعت رو بصحت ہے۔ لیکن احباب سلسلہ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے (فرزند علی پولا سابق نوبی کارکن دفتر محاسب)

حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا

(از مکرم عبدالحمید صاحب ریلوے آڈٹ آفیسر لاہور)

بعض شخصیتیں ایسی ہوتی ہیں۔ کہ ان کا ہر رشتہ دار اور ہر ملنے والا یہی سمجھتا ہے۔ کہ اس کو سب سے زیادہ اسی سے محبت ہے۔ ایسی ہی نادر الوجود ہستیوں میں سے حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا حرم محترم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا وجود تھا۔ ان کی بلند شان کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا جس محبت اور خلوص سے وہ ملتی تھیں۔ وہ کوئی بھول نہیں سکتا۔ ان میں اپنے شوہر محترم حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بہت سی خوبیاں تھیں۔ توکل۔ اخلاص۔ سادگی۔ ہمدردی اور مہمان نوازی میں وہ یکتا تھیں۔

مجھے حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا سے ۱۹۰۹ء سے نیاز حاصل تھا۔ ہر جلسہ سالانہ پر انہی کے مکان پر معہ اہل و عیال ٹھیرا کرتا تھا حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا میرے لئے ایک خاص کمرہ الگ مخصوص کر دیتی تھیں۔ اور ہمارے کھانے پینے کا اس قدر خیال رکھتی تھیں۔ کہ ہم سب شرمندہ ہو جاتے تھے۔ خصوصاً جلسہ سالانہ کے موقع پر تو ان کا گھر خاصہ مہمان خانہ بن جاتا تھا۔ اور حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا سب کے آرام کا خیال رکھتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے علاوہ بھی جب کبھی قادیان جاتا۔ تو انہی کے مکان میں قیام کرتا۔

ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے علاوہ میں حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا۔ تو آپ نے ازراہ نوازش فرمایا۔ کہ آج آپ دوپہر کا کھانا حضرت صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) کے ساتھ کھائیں۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ زیادہ وقت باہر بیٹھک میں گذارتے تھے جہاں زائرین حضور کی صحبت سے ہر وقت مستفید ہوتے رہتے تھے۔ حضور کھانا بھی عموماً باہر ہی تناول فرماتے تھے۔ جس دن مجھے حضور کے ساتھ کھانا کھانے کے لئے کہا گیا۔ اس دن حضور کے لئے دوپہر کا کھانا بارہ ساڑھے بارہ بجے باہر آ گیا۔ مگر حضور اپنی مصروفیت کی وجہ سے شاید تین بجے سے پہلے کھانا نہ کھا سکے کھانا بالکل ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ اور سالن پر گھی جم چکا تھا۔ مجھے دستر خوان پر دیکھ کر حضور نے حیرانگی سے دریافت فرمایا۔ کہ کیا آپ نے اب تک کھانا نہیں کھایا۔

کھانا کھانے کے بعد اندر جا کر حضور نے اماں جی رضی اللہ عنہا کو تاکید فرمائی۔ کہ مہمانوں کو وقت پر کھانا کھلا دینا چاہیئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر مجلس مشاورت کے اختتام پر تمام نمائندگان مجلس شوریٰ کی دعوت قادیان میں کیا کرتے تھے۔ چونکہ مہمانوں کی تعداد چار یا پانچ سو ہوتی تھی۔ اور دعوت بھی شام کے بعد ہوتی تھی۔ اس لئے رات کے گیارہ بارہ بجے دعوت سے فارغ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ دعوت سے فارغ ہو کر میں قریباً بارہ بجے شب حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے مکان پر پہنچا۔ جہاں میں ٹھیرا ہوا تھا۔ تو میں نے مولوی عبدالوہاب صاحب سے دریافت کیا۔ کہ کیا گھر میں پان ہوگا۔ انہوں نے فرمایا ہاں میں ابھی لاتا ہوں۔ انہوں نے اندر جا کر حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا سے میرے لئے پان طلب کیا۔ مگر اتفاق سے اس وقت حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے پاس پان نہ تھا۔ آپ اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دولتکدہ پر گئیں جہاں خاندان کی مستورات بھی جمع تھیں۔ حضرت صاحب نے دریافت فرمایا۔ کہ آپ اس وقت کس طرح آئی ہیں۔ تو فرمایا کہ ایک پان لینے آئی ہوں۔ حضور نے فرمایا۔ آدھی رات کو پان کس کے لئے چاہیئے۔ مگر حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا نے یہ نہ بتایا۔ کہ پان کس کے لئے چاہیئے۔ اس پر حضرت صاحب نے یا مستورات میں سے کسی نے کہا۔ کہ کیا پان بابو عبدالحمید صاحب کے لئے چاہیئے۔ اس پر ان کو بتانا پڑا۔ کہ ہاں بابو صاحب کے لئے ہی چاہیئے۔ وہاں سے پان لا کر مجھے دیا۔ اور مجھے سارا قصہ سنایا۔ میں اپنی جگہ بہت شرمندہ ہوا۔ اور عرض کیا۔ کہ آپ نے میری خاطر اس قدر تکلیف خود بھی اٹھائی۔ اور حضرت صاحب کو بھی تکلیف دی۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ حضرت صاحب اور خاندان کی مستورات بیٹھی باتیں کر رہی تھیں۔ اس لئے کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔

معاملہ کی صفائی

ایک دفعہ میں نے حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کو قادیان میں پچاس روپیہ نقد دیئے۔ یا شاید اس قیمت کی کوئی چیز آپ کو بھیجی۔ روپے واپس لینے کی نیت سے دیئے نہیں گئے تھے۔ مگر انہوں نے خود ہی یہ روپے واپس کر دیئے۔ (اس کے متعلق جو چٹھی مجھے لکھی۔ وہ آخر میں نقل ہے)

اسی طرح ربوہ میں جلسہ سالانہ ۵۴ء کے بعد میں ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو ان کے پاس ایک عورت انڈا اور مکھن بیچنے والی بیٹھی تھی۔ میں نے حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کو یہ کہتے سنا۔ ابھی تنخواہ نہیں ملی ہے۔ اس لئے انڈے نہیں لے سکتی۔ تو میں نے عرض کیا۔ کہ آپ انڈے لے لیں۔ پیسے میں دے دیتا ہوں۔ آپ انکار کرتی رہیں۔ مگر میں نے انڈے بیچنے والی کو ایک روپیہ دے دیا۔ اور اس نے ایک درجن انڈے دے دیئے۔ مجھے معلوم ہوا۔ کہ ان کو مکھن کی بھی ضرورت ہے۔ مگر پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے نہیں لیا۔ خادمہ مکھن والی سے بھاؤ پر جھگڑ رہی تھی۔ مکھن والی سوا چار روپیہ فی سیر مانگ رہی تھی۔ اور خادمہ چار روپیہ کہہ رہی تھی۔ اس پر میں نے مکھن والی کو پانچ روپیہ کا نوٹ دے کر کہا۔ کہ ایک سیر مکھن بھی دیدے۔ اس نے ایک سیر مکھن دے دیا۔ اور بارہ آنے واپس کر دیئے۔ جو میں نے حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کو دے دیئے۔ گو انہوں نے بڑے اصرار سے لئے۔ اس وقت میرے پاس صرف چھ روپے تھے۔ جن سے انڈے اور مکھن لے لیا۔ کچھ اور روپے پاس ہوتے تو اور دیدیتا۔ میں نے یہ واقعہ اپنی بیوی کو بھی سنا دیا۔

اس کے چند دن بعد میری بیوی حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کو ملنے گئیں۔ تو آپ کھچڑی کھا رہی تھیں۔ خادمہ سے کہا۔ ان کے لئے پھلکا پکاؤ۔ میری بیوی نے عرض کیا۔ کہ میں کھانا کھا کر آئی ہوں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ اچھا تھوڑی کھچڑی کھا لو۔ کھچڑی دے کر اس پر مکھن بھی ڈالا۔ کہ یہ ضرور کھا لو۔ اس کے بعد فاطمہ بیگم صاحبہ کو آواز دی۔ یہ قریشی محمد سلیمان صاحب کی والدہ ہیں۔ اور عرصہ دراز سے حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ہی رہتی ہیں۔ وہ جب آئیں۔ تو ان سے کہا۔ کہ دس روپیہ لاؤ۔ وہ دس کا نوٹ لائیں۔ تو فرمایا دس روپے اور لاؤ۔ وہ لے آئیں۔ تو بیس روپے میری بیوی کو دے کر فرمایا۔ کہ یہ روپے بابو صاحب کو دے دینا۔ میں نے ان سے قرض لئے تھے۔ میری بیوی نے عرض کیا۔ کہ انہوں نے قرض دیئے ہوتے۔ تو مجھ سے ذکر کرتے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ بابو صاحب نے انڈے اور مکھن لیکر دیا تھا۔ میری بیوی نے عرض کیا۔ کہ اس کا مجھے علم ہے۔ وہ کوئی قرض نہیں۔ دوسرے وہ تو صرف چھ روپے کی چیزیں تھیں۔ حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ تم یہ روپے بابو صاحب کو ضرور دے دو۔ وہ آتے ہیں تو میں اب ان کی کوئی خاطر مدارات نہیں کر سکتی۔ یہ ان کی دعوت کے لئے ہیں۔ انہوں نے بڑے اصرار سے وہ بیس روپے میری بیوی کو دے دیئے۔ اس کے علاوہ بھی کئی مرتبہ میری بیوی کو دعوت کے نام پر روپے دیئے۔ میں جب کبھی روپے دیتا۔ تو بڑے اصرار سے لیتیں۔ اور فرماتیں کہ میری ضرورت کے لئے تو حضرت صاحب روپیہ دیتے ہیں نیز چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب پچاس روپیہ ماہوار بھیجتے ہیں۔ میری بیوی اور لڑکیوں۔ بہوؤں کو بھی کبھی کبھی روپیہ دیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ میری بیوی کو پانچ روپیہ دیئے۔ تو اس نے ناک کی ایک تیلی لے لی۔ جو اب تک بطور یادگار ان کے پاس ہے۔ میری بیوی نے بتایا۔ کہ ایک دن وہ حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھی تھیں۔ کہ فاطمہ بیگم صاحبہ کو بلایا۔ اور کہا کہ ابھی حضرت صاحب کو چٹھی لکھو۔ کہ میری تنخواہ نہیں ملی۔ جلد بھیج دو۔ جب لکھ چکیں۔ تو وہ چٹھی ایک لڑکی کو دی۔ کہ یہ رقعہ ابھی جا کر حضرت صاحب کے ہاتھ میں دینا۔ فاطمہ بیگم صاحبہ نے میری بیوی کو بتایا۔ کہ ان کا وظیفہ تو آ چکا ہے۔ اور وہ مولوی عبدالمنان صاحب کے پاس ہے۔ وہ ان کو یکدم سارا روپیہ اسی واسطے نہیں دیتے۔ کہ یہ اپنے پاس نہیں رکھتیں۔ فوراً تقسیم کر دیتی ہیں۔ یہی رنگ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔ کہ وہ روپیہ اپنے پاس رکھتے ہی نہ تھے۔ جو اللہ تعالےٰ پر کامل بھروسہ کا عملی ثبوت ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی زندگی میں حضور کی اجازت سے میں نے حضور کے خطبات جمعہ اور عیدین۔ خطبات نور کے نام سے دو حصوں میں شائع کئے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کے بعد میں نے قریباً پانچ پانچ سو جلدیں ہر دو حصہ خطبات نور۔ حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کو دیدیں۔ تا اس کی آمد سے ان کو مالی فائدہ پہنچ جائے۔ مگر انہوں نے ایک کتاب بھی کسی کو قیمتاً نہ دی۔ بلکہ مفت تقسیم کیں۔ میں نے عرض کیا کہ آپ کو خطبات دینے سے میری غرض یہ تھی۔ کہ آپ کو کچھ مالی فائدہ پہنچ جائے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشان وغیرہ

از مؤرخہ ۶/۸/۵۵ تا مؤرخہ ۲۹/۸/۵۵

(۱)

مندرجہ ذیل رقوم گذشتہ اعلان کے بعد دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں جو کہ اپنی اپنی جگہ پر خرچ ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان بھائیوں اور بہنوں کی رقوم کو قبول فرمائے جنہوں نے اس کارِ خیر میں حصہ لے کر اپنے غریب اور مستحق بھائیوں کی امداد کی ہے اور اپنے فضل سے ان کی ان اغراض اور مقاصد کو پورا فرمائے جن کے پیش نظر انہوں نے یہ رقوم ارسال کر کے ثواب کمایا ہے۔ اور ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو اپنے فضل و رحم کا وافر حصہ عطا فرمائے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

جلال الدین شمس انچارج حفاظت مرکز

۱- مخدوم محمد ایوب صاحب سابق ضلع سرگودھا (امداد درویشاں) ۳۰-۰-۰

۲- ٹی اے اختر صاحب قریشی کراچی (برائے صدقہ بکرا) ۳۵-۰-۰

۳- چودھری مبشر احمد صاحب چمبر سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۱۴-۰-۰

۴- غلام احمد عطا صاحب منیجر محمد آباد اسٹیٹ سندھ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

۵- اہلیہ صاحبہ چودھری بشیر احمد صاحب ظفر آباد اسٹیٹ سندھ (صدقہ برائے درویشاں) ۱۰-۰-۰

۶- ڈاکٹر بشیر احمد صاحب راوی روڈ لاہور " ۱۰-۰-۰

۷- شیخ عبد الرحمٰن صاحب آڑھتی بذریعہ بھائی محمود احمد سرگودھا (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

۸- " " ۱۰-۰-۰

۹- ملک عطا محمد صاحب جاکھے چیمہ سیالکوٹ " ۱۰-۰-۰

۱۰- علی شیر صاحب سیکرٹری مال چک ۱۶۹ مراد بہاول پور " ۱۰-۰-۰

۱۱- " " " (بقایا چندہ تحریک جدید جو کہ مرکز میں جمع کرایا گیا) ۳-۰-۰

۱۲- چودھری مبشر احمد صاحب چمبر سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲-۰-۰

۱۳- ملک امام الدین صاحب کراچی (امداد درویشاں) ۲۵-۰-۰

۱۴- محمد عبد الرحمٰن صاحب پنشنر صوبیدار میجر کوئٹہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

۱۵- حکیم فقیر احمد صاحب نوشہرہ سندھ (نذرانہ حضرت صاحب) ۲-۰-۰

۱۶- " " " " (صدقہ) ۲-۰-۰

۱۷- محمد یوسف صاحب سابق چیف کیمسٹ سندھ سکھر (امداد درویشاں) ۱۱-۰-۰

۱۸- والدہ صاحبہ چودھری ولی محمد صاحب مرحوم بذریعہ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب کھارا کراچی (قربانی قادیان) ۳۵-۰-۰

۱۹- اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبد الغفور صاحب کرک لاہور (صدقہ) ۱۰-۰-۰

۲۰- " " " " " (بطور شکرانہ) ۲۰-۰-۰

۲۱- سید پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ مانسہرہ سرحد (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۰-۰-۰

۲۲- شیخ محمد عبد اللہ و شریف اللہ صاحبان بزازان لائلپور (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۲۳- چودھری مبشر احمد صاحب چمبر سندھ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

۲۴- اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۲۵- حاجی تاج محمود صاحب چنیوٹ " ۲۵-۰-۰

۲۶- منشی محمد صادق صاحب مختار عام حضرت میاں بشیر احمد صاحب (تواضع درویشاں) ۵-۰-۰

۲۷- شیخ فضل احمد صاحب کارخانہ بازار لائلپور (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۲۸- ملک عبد الحفیظ صاحب دھوبی گھاٹ لائن کراچی (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

۲۹- " " منجانب اہلیہ صاحبہ خود " ۵-۰-۰

۳۰- سیدہ ممتاز جہاں صاحبہ اہلیہ ابو ظفر حنیف صاحب پروفیسر ایچی سن کالج لاہور (قربانی قادیان) ۲۵-۰-۰

۳۱- سکینہ بیگم صاحبہ گورنمنٹ انڈسٹریل سکول سیالکوٹ " ۲۵-۰-۰

قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا

(۱) خدا تعالیٰ کا آپ پر خاص احسان ہے کہ اس نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور المصلح الموعود کے زمانہ کی برکات و فیوض سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور بالخصوص یہ کہ اشاعت اسلام کی ذمہ واری آپ کے سپرد ہوئی۔ تاکہ آپ خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کے رحم سے اپنے دامنوں کو بھر لیں۔ پس مبارک ہیں آپ جن کو یہ شرف نصیب ہوا۔

(۲) حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے خدا تعالیٰ سے الہامی طور پر تحریک جدید کا آغاز فرمایا۔ اور آپ کو یہ توفیق بخشی کہ آپ اس میں شریک ہو کر نعمت الٰہیہ سے متمتع ہو سکیں۔ لیکن افسوس کہ بعض دوستوں نے تحریک جدید کے وعدے فرمائے۔ اکثر اوقات پورے بھی کر دیے لیکن بعض اوقات بعض سالوں کے وعدوں کو پورا نہ کر سکنے کی وجہ سے وہ اس خیر سے محروم رہ گئے اور اب ان سے یہ سننے میں آ رہا ہے کہ باقی سالوں کے وعدے تو پورے کر دیئے گئے ہیں ان کے اگر نہ کئے تو کیا ہوا۔ اس کی مثال یوں سمجھی جا سکتی ہے کہ ایک دوست نے ایک سال کا وعدہ پانچ صد روپیہ کیا۔ لیکن بعد میں بعض مجبوریوں کی بنا پر اسے ادا نہ کر سکے۔ اس کے بعد دوسرے سال میں بھی اتنا ہی وعدہ کیا اور ادا نہ کر سکے اور اسی طرح دو تین یا چار سال کا چندہ جمع ہو کر ایک رقم خطیر بن گئی۔ اب ان کو اس کی ادائیگی بوجھ سی معلوم ہونے لگی۔ انہوں نے اس کی ادائیگی ہی چھوڑ دی اور یہ سمجھ بیٹھے کہ اگر دور اوّل کے انیس سالہ مجاہدین کی لسٹ میں نام نہ آیا تو کیا ہوا۔ یاد رکھیے ایسا کرنا بہت غلطی ہوگی۔ اور ڈر ہے کہ کہیں آئندہ بھی ایسے لوگ نیکیوں سے محروم نہ رہ جائیں۔

(۳) حضورؐ کی مجلس ذکر کے متعلق ایک واقعہ آتا ہے۔ تین آدمی حضورؐ کی مجلس ذکر میں آئے۔ ایک نے جگہ پائی تو وہ وہاں جا کر بیٹھ گیا۔ دوسرا جہاں کھڑا تھا وہیں بیٹھ گیا۔ لیکن تیسرے نے جگہ نہ دیکھتے ہوئے واپسی کی راہ لی۔ حضور نے اختتام مجلس پر فرمایا کہ ان تینوں میں سے ایک نے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کی خدا نے اسے اپنی پناہ میں لے لیا۔ دوسرے نے خدا سے شرم کھائی خدا نے بھی اس کو اپنی ستاری کے پردے میں ڈھانپ لیا۔ لیکن تیسرے نے اعراض کیا خدا نے بھی اس سے منہ موڑ لیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو دوست یہ خیال کئے بیٹھے ہیں کہ باقی وعدے تو ادا کئے جا چکے ہیں اگر یہ وعدے جو نہیں ادا کئے جا سکے نہ ادا کئے تو کیا ہوگا۔ یا لسٹ میں نام آیا تو کیا گویا وہ ایک بھاری غلطی میں مبتلا ہیں اور ڈر ہے کہ کہیں آئندہ بھی ان سے نیکیوں کی طاقت نہ چھین لی جائے۔ کیونکہ لسٹ میں نام آنا بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے ایک ہے اور ابد تک صدقہ جاریہ۔ جو دیکھے گا اس کے منہ سے آپ کیلئے دعائے خیر نکلے گی۔ پس آپ اپنے بقایا وعدوں کی ادائیگی فرماتے ہوئے خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اپنے دامن کو بھرنے کی کوشش کریں اور اپنے لئے دعاؤں کے ذخائر جمع کر لیں۔

(۴) یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے کام تو ہو کر ہی رہیں گے۔ لیکن خوش قسمت ہے وہ شخص جو ان کی تکمیل میں حصہ دار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی نعماء کا وارث بنتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے کام تو ہو کر ہی رہیں گے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ؎ "قضائے آسمان است ایں بہرحالت شود پیدا"

پس وہ جو ایسا خیال کرتے ہیں یا وہ قسط وار دے رہے ہیں وہ اپنی قسطیں اکتوبر کے پہلے عشرہ تک ادا کر کے اپنے نام درج فہرست کرا لیں۔ شاید اس کے بعد ادا کرنے کا موقع نہ ملے اور وہ محروم رہ جائیں۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان

جماعتہائے احمدیہ منٹگمری - ملتان - سکھر - نواب شاہ - میرپور - کراچی اور کوئٹہ میں انصار اللہ کی تنظیم وغیرہ کے لئے مولوی ظہور حسین صاحب نائب قائد مال انصار اللہ مرکزیہ کو بھجوا رہا ہوں۔ امید ہے کہ تمام زعماء انصار اللہ و امراء صاحبان جماعتہائے مولوی صاحب موصوف کے ساتھ برائے مہربانی تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ اپنی آمد کی معین تاریخ سے مولوی صاحب ممدوح خود اطلاع دیں گے۔ نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

علمی اور ورزشی مقابلوں میں شامل ہونے والے خدام کی اطلاع ۱۵ اکتوبر ۵۵ء تک مرکز میں آنی ضروری ہے

تفصیلات کیلئے دیکھیں رسالہ خالد ماہ ستمبر ۵۵ء (نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مشرق قریب کے بارے میں امریکی تجاویز تعمیری جذبہ کی مظہر ہیں۔

اقوام متحدہ کے جنرل سکرٹری ڈاگ ہیمر شولڈ کا بیان

اقوام متحدہ ۲۸ اگست۔ اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمر شولڈ نے امریکہ کے وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلس کے اس فیاضانہ اور تعمیری جذبہ کا خیر مقدم کیا ہے۔ جس کا اظہار امریکی وزیر خارجہ نے کل رات مشرق قریب کے مسائل کے بارے میں اپنی تقریر میں کیا تھا۔ مسٹر ہیمر شولڈ نے امید ظاہر کی کہ مسٹر ڈلس نے جو تجاویز پیش کی ہیں۔ ان پر توجہ دی جائے گی۔

مسٹر ہیمر شولڈ نے کل رات ایک بیان جاری کیا۔ جس میں انہوں نے کہا کہ عرب مہاجرین کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے قوموں کی برادری کی جانب سے مالی امداد کے بوجھ کے ایک حصے کو برداشت کرنے کے لئے امریکہ کی رضامندی اس انسانی مسئلے کی جانب اہم قدم ثابت ہو سکتی ہے۔ جس سے اس علاقے میں حالات کے عام استحکام کا آغاز ہوگا۔

مسٹر ہیمر شولڈ نے امید ظاہر کی کہ وزیر خارجہ کی ان تجاویز پر پوری توجہ دی جائے گی جس کی کہ وہ مستحق ہیں۔

(ی۔ س۔ ا۔ س)

شمالی افریقہ میں امریکی ہتھیاروں کے استعمال کو امریکہ تشویش کی نظر سے دیکھتا ہے

واشنگٹن، ۲۷ اگست۔ امریکہ نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا ہے کہ فرانس نے امریکی بھاری فوجی سامان فرانس سے شمالی افریقہ منتقل کر دیا ہے۔

اس بات کا انکشاف جمعرات کی رات کو اس وقت ہوا جب کہ اخبارات میں اس مفہوم کی خبریں شائع ہوئیں فرانسیسی مراکش میں تشدد کو کچلنے کے لئے امریکی ساخت کا فوجی سامان استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان خبروں کی اشاعت کے بعد اخباری نمائندوں نے محکمہ خارجہ سے استفسار کیا۔ جس کے جواب میں ایک امریکی افسر نے اس طریق کار کی تفصیل بیان کی۔ جس کے تحت امریکہ، دوست ملکوں کو فوجی سامان مہیا کرتا ہے۔

دوسرے ملکوں کے ساتھ امریکہ کے دو طرفہ معاہدوں کے تحت امریکی اسلحہ منظور شدہ اغراض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ فرانس کے معاملے میں یہ امریکی اسلحہ تنظیم معاہدہ شمالی اوقیانوس کی فوج کی تعمیر کے لئے اور ہند چینی کے عارضی صلحنامے سے قبل ہند چینی میں جنگ لڑنے کی غرض سے دیا گیا تھا۔

اس نے کہا کہ امریکہ شمالی افریقہ میں امریکی ہتھیاروں کے استعمال کے بارے میں حکومت فرانس سے اپنی تشویش کا اظہار کر چکا ہے۔ اور فرانسیسی حکومت کو بتا چکا ہے کہ امریکہ کی خواہش ہے کہ اس قسم کے امریکی ہتھیاروں کی فرانس سے منتقلی کے بارے میں اسکو مطلع کیا جائے۔ اس ذریعے نے یہ بھی کہا کہ فرانس نے امریکہ کو یقین دلایا ہے کہ وہ یہ معلومات امریکہ کو مہیا کرے گا۔

بقیہ ص۳

سفر یورپ کے حالات

اس کو وہاں سے اٹھا یا گیا۔

پارٹی کے اختتام پر حضور اپنے کمرے میں تشریف لے گئے۔ اور مسٹر عبدالکریم ڈیکر نے اس عراقی لڑکے سے پوچھا۔ کہ تم نے کیوں اسی وقت بحث شروع کر دی یہ موقعہ بحث کا نہیں تھا وغیرہ اس وقت معلوم ہوا کہ یہ لڑکا بغیر بلائے کے پارٹی میں شامل ہوا ہے۔ اور اسکے پاس جماعت اسلامی کا لٹریچر بھی تھا۔ اور یہ شرارت کی نیت سے وہاں آیا تھا۔ چنانچہ اس پر مسٹر ڈیکر نے کہا کہ اگر آئندہ تم کبھی بغیر بلائے ہماری پارٹی میں آئے۔ تو تمہیں پولیس کے حوالے کر دیا جائے گا۔

رات کی گاڑی سے ایک نومسلم احمدی دوست جو ہندو [illegible] کے قریب مزدوری کرتے ہیں۔ اور چند ماہ سے مسلمان ہوئے ہیں۔ حضور کو ملنے آئے۔

حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا بقیہ ص۵

آپ نے فرمایا میری طبیعت گوارا نہیں کرتی۔ کہ جو عورتیں میرے ہاں ٹھہریں ان سے خطبات کی قیمت وصول کروں۔ اس کے باوجود کہ آپ نے خطبات سے کوئی مالی فائدہ نہیں اٹھایا۔ مگر وہ اس کا ذکر اب تک بھی میری بیوی سے کرتی رہتی تھیں کہ بابو صاحب نے خطبات دے کر میری بڑی مدد کی تھی۔ حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا جب کبھی لاہور آ کر میرے ہاں قیام فرماتی تھیں تو ہم سب کے لئے عید ہو جاتی۔

حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کے چند خطوط نقل کرتا ہوں تا یہ الفضل میں محفوظ ہو جائیں۔ نیز ایک خط محترمہ امتہ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا بنت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور حرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بھی نقل کرتا ہوں تاکہ یہ بھی الفضل میں شائع ہو کر محفوظ ہو جائے۔ ان خطوط سے ان ہر دو بزرگ ہستیوں کے اعلیٰ اخلاق کا پتہ لگتا ہے کہ وہ اپنے خدام سے کس قسم کا سلوک کرتی تھیں۔ حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا نے ایک خط میں میری بیوی کو میری نسبت تحریر فرماتی ہیں۔

"میں تو بابو صاحب کو اپنا بڑا لڑکا جانتی ہوں"

حضرت اماں جی رضی اللہ عنہا کا مجھ سے سلوک بھی مادر مہربان کی طرح ہی رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین

نقل خط محترمہ حضرت اماں جی صاحبہ رضی اللہ عنہا

قادیان بنام اہلیہ بابو عبدالحمید صاحب لاہور

"عزیزہ محترمہ السلام علیکم۔ امید ہے آپ مع اہل خانہ بخیریت سے ہوں گی۔ میں آپ کی مہربانیوں کی از حد شکر گزار ہوں۔ جناب بابو صاحب کی بھی میں از حد ممنون ہوں میں نے کئی کارڈ عبدالوہاب کو روانہ کئے جواب نہیں آیا۔ آپ براہ مہربانی یہ لکھیں۔ عبدالوہاب وہاں ہیں یا چلے گئے ہیں۔ ابھی یہاں نہیں آئے۔ ضرور مجھ کو اطلاع فرمائیں جو ہماری طرف سے تکلیف ہو معاف فرمائیں میں تو بابو صاحب کو اپنا بڑا لڑکا جانتی ہوں آخر جو کرتے ہیں بچوں کی بہتری واسطے کرتے ہیں۔ ہمارے خیر خواہ ہیں کہ عبدالوہاب کا کوئی خط نہیں آیا کیا چلے گئے ہیں۔ سب کو سلام۔ مکرم بابو صاحب کی خدمت میں السلام علیکم

دعاگو

دستخط:۔ والدہ عبدالسلام

(۲) نقل خط محترمہ حضرت اماں جی صاحبہ رضی اللہ عنہا

قادیان بنام بابو عبدالحمید صاحب لاہور

محترم مکرم جناب بابو جی صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یہاں سب خیریت ہے۔ خدا کرے آپ سب اہل خانہ خیریت سے ہوں۔ مجھ کو شرمندگی ضرور ہے۔ دیر سے روپیہ ادا نہ کر سکی۔ آج ۲۵ روپیہ آپ کی امانت جو کہ دفتر میں ہے اس امانت میں داخل کرا کر رسید آپ رکھ لیں میں اس خط میں ارسال کرتی ہوں اور ۱۵ روپیہ انشاءاللہ اگست میں روانہ کروں گی۔ کل ۴۰ ہو جائیں گے۔ ۱۵/ اور ادا کرنے پر ۱۰/ روپیہ نانی صاحبہ عبدالباری بجائے اپریل ادا کرے تھے۔ اس طرح گویا آپ کو ۳۵/ وصول اور میرے ذمہ ۱۵/ رہ گئے۔ مجھ کو ۵۰/ دینے تھے یا شاید ایک روپیہ زیادہ ہوگا۔ اور مجھ کو رسید سے مطلع فرمائیں کہ پہنچ گئے۔ اور گھر میں السلام علیکم بچوں کو دعا درازی عمر اقبال۔ والسلام

دعاگو والدہ عبدالسلام ۱۴ جولائی

(۳) نقل خط محترمہ حضرت امتہ الحی صاحبہ رضی اللہ عنہا قادیان بنت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ وحرم محترم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بنام بابو عبدالحمید صاحب۔ لاہور۔ بسم اللہ الخ

"اخویم مکرم محترم ایدکم اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

یہاں سب طرح خیریت ہے آج پورٹ سعید سے حضرت کی ڈاک آگئی ہے اور تار بھی۔ امید ہے آپ کے ہاں سب طرح خیر و عافیت ہو گی۔ آپ کے لئے اور آپ کے اہل بیت کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو اماں جی کے ہاں سب خیریت ہے۔

مجھے ایک کپڑوں کی دراز کی اشد ضرورت ہے۔ لہذا آپ کو لکھتی ہوں کہ آپ ازراہ کرم و مہربانی میرے لئے ایک عمدہ دراز جس کی قیمت ۲۰ و ۲۵ روپے تک ہو۔ اس سے زیادہ کی متحمل نہ ہو سکوں گی تلاش کریں۔ تین چار خانوں کی دراز سیکنڈ ہینڈ۔ امید ہے کہ آپ تلاش کریں تو مل جائے گی۔ میرے پاس جگہ کی تنگی ہے۔ میرا مکان نہایت مختصر ہے

متعدد ڈبے تک رکھنے کی جگہ بالکل نہیں۔ اگر ایک دراز ہو تو بہت سہولت ہو جائے گی اس وجہ سے آپ کو تکلیف دے رہی ہوں۔ بیحد مشکور ہوں گی آپ ضرور ایک دراز تلاش کر کے مجھ کو اطلاع دیں۔ تو روپیہ بھجوا دوں گی۔ پھر یہاں تک لانے کا بھی انشاء اللہ تعالیٰ کوئی سامان کر ہی دے گا۔

مجھے اپنے بھائی سے امید کامل ہے کہ میری خاطر سے اپنے قیمتی وقت میں سے ہرج کر کے دراز تلاش کریں گے تاکید ہے اور زیادہ کیا لکھوں۔ میری یہ چند سطور آپ کی توجہ انشاء اللہ جذب کر سکیں گی۔

حضرت صاحب کے لئے تو آپ دعائیں کرتے ہی ہوں گے۔ ان کے میرا کہنا بیجا ہوگا میرے لئے اور سب کے لئے بھی دعا کریں۔

اماں جی السلام علیکم اور بچوں کو پیار۔ خواہر محترمہ کو السلام علیکم کہتی ہیں اور آپ کے لئے ہمیشہ دعا کرتی ہیں۔

عزیز بچوں کو پیار۔ عزیزہ ثریا بیگم اور ان کی والدہ سے ملنے کو دل بہت چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت سب کو ملا دے۔ آمین۔

دستخط امۃ الحی

نوٹ:۔ دراز چند دنوں کے اندر ہی قادیان بھیج دی گئی تھی جو مرحومہ کو بہت پسند آئی۔

(عبد الحمید)

برطانیہ کے لئے قبرص پر قبضہ رکھنا ناگزیر ہے

لندن یکم ستمبر۔ قبرص میں کشیدگی اور خانہ جنگی کی دھمکیوں کے پیش نظر سہ طاقتی کانفرنس آج بھی جاری رہی۔ اس سیشن میں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر میکملن نے برطانوی پوزیشن کی وضاحت کے ساتھ ان حالات کو بھی واضح کیا۔ جن کے تحت برطانیہ کے لئے قبرص پر قبضہ رکھنا ناگزیر ہے۔

تاہم برطانیہ اس امر پر آمادہ ہے کہ خود مختار حکومت کے قیام کو قریب تر لانے کے لئے نئے دستوری اساس پر عملدرآمد کی موافقت کی حمایت کرے۔ بشرطیکہ قبرص کے یونانی ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے دہشت انگیزی ختم کرنے میں مدد دیں۔

مسٹر چندریگر کو مرکزی وزیر قانون بنا دیا گیا

کراچی یکم ستمبر۔ مسٹر آئی۔ آئی چندریگر نے کل شام مرکزی وزیر قانون کی حیثیت سے حلف وفاداری اٹھا لیا۔ تقسیم ملک کے فوراً بعد چندریگر لیاقت علی خاں کابینہ میں وزیر تجارت مقرر کئے گئے تھے بعد ازاں انہیں افغانستان میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا گیا۔ اور پھر انہیں واپس بلا کر صوبہ سرحد اور بعد میں پنجاب کا گورنر مقرر کیا گیا۔

حال ہی میں مسٹر چندریگر نے مولوی تمیز الدین خاں کے وکیل کی حیثیت سے دستور ساز اسمبلی توڑنے کے مشہور مقدمہ کی پیروی کی تھی۔ اب انہیں وزارت قانون کا قلمدان سپرد کیا جائے گا اور وہ مجلس دستور ساز میں آئین سے متعلق بل پیش کریں گے۔ مسٹر کامنی کمار دتہ جو اس وقت وزیر قانون ہیں صرف وزیر صحت رہیں گے۔

افغانستان نے پاکستان کے خلاف پراپیگنڈا بند کرنے سے انکار کر دیا

کراچی یکم ستمبر۔ حکومت افغانستان نے جس کے بارے میں قیاس کیا جاتا تھا کہ وہ اس بات پر رضامند ہو جائے گی کہ تنازعہ امور کا تصفیہ کر لیا جائے۔ اس امر کی یقین دہانی سے انکار کر دیا ہے کہ وہ پاکستان کے خلاف معاندانہ پروپیگنڈا نہیں کرے گی۔

معذور خواتین کا محکمہ وزارت خارجہ اپنی تحویل میں لے لے گی

کراچی یکم ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وزارت خارجہ معذور خواتین سے متعلق محکمہ کو اپنی تحویل میں لے لے گی۔ کیونکہ اس محکمے کا تعلق ایک غیر ملک (بھارت) سے ہے۔ اور جو امور کسی غیر ملک سے متعلق ہوں انہیں وزارت خارجہ ہی کے تحت ہونے چاہئیں۔

سردار دستی کراچی روانہ ہو گئے

لاہور یکم ستمبر۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار عبد الحمید دستی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کے لئے کل بذریعہ تیز گام کراچی روانہ ہو گئے۔ وزیر اعلیٰ مرکزی حکومت (۳)

سیلاب زدہ علاقوں میں طبی امداد مہیا کی جا رہی ہے

لاہور یکم ستمبر صوبہ کے تمام سیلاب زدہ علاقوں میں طبی امداد پوری طرح مہیا کی جا رہی ہے۔ متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسروں کو مطلوبہ عملہ سازوسامان اور جرم کش ادویہ وغیرہ مہیا کر دی گئی ہیں۔ ڈائریکٹر ہیلتھ سروسز پنجاب کی درخواست پر پرنسپل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے چھ ڈاکٹروں اور ۳۲ طلبا کی فہرست بھیجی ہے۔ جنہوں نے رضاکارانہ طور پر سیلابی امداد میں حصہ لینے کی پیشکش کی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مراجعت

الفضل کا باتصویر خیر مقدم نمبر شائع ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی سفر یورپ سے واپس تشریف آوری کے تاریخی اور بابرکت موقع پر روزنامہ الفضل کا ایک شاندار باتصویر خیر مقدم نمبر شائع ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ) کوشش کی جا رہی ہے کہ اس نمبر میں بزرگان سلسلہ و احباب کے اہم اور قیمتی مضامین کے علاوہ حضور کے اس سفر سے تعلق رکھنے والی نئی تاریخی تصاویر سے بھی اخبار کو مزین کیا جائے۔ اخبار کی ضخامت کم و بیش ۲۴ صفحات پر مشتمل ہو گی۔

چونکہ حضور کی تشریف آوری اب بہت جلد متوقع ہے۔ اس لئے مضمون نگار احباب جلد سے جلد مضامین تحریر فرما کر ادارے کی معاونت فرمائیں۔

ایجنٹ و مشتہر احباب کو بھی فوراً اس اہم اور تاریخی نمبر کے لئے اپنے اشتہارات بک کرا لینے چاہئیں۔ ورنہ تاخیر کی صورت میں ممکن ہے کہ دفتر تعمیل نہ کر سکے۔ ایجنٹ اصحاب بھی فوراً مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔

(۲) کو سیلاب کی صورت حال سے بھی مطلع کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں جو امدادی اقدامات کئے گئے ہیں ان کی تفصیل سے بھی مرکزی حکومت کو آگاہ کریں گے